بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ خندق اور غزوۂ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ر اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل جنگ احزاب کا ذکر چل رہا ہے۔ یہ بیان ہوا تھا کہ کفار نے رات کو آندھی اور طوفان کی وجہ سے میدان خالی کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے لشکروں کو واپس بھگا دیا تو آپؐ نے فرمایا: اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا۔ یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف نکلیں گے مگر اُنہیں ہمارے خلاف نکلنے کی ہمت نہیں ہو گی۔ اور اس کے بعد واقعی ایسا ہوا۔ خندق کا محاصرہ پندرہ دن یا ایک قول کے مطابق بیس دن رات یا ایک ماہ کے قریب رہا۔ غزوہ خندق میں نو (۹) افراد شہید ہوئے تھے اور دو صحابہ پہلے شہید ہو گئے تھے جو ابوسفیان کے لشکر کا پتا کرنے گئے تھے اس طرح کُل گیارہ صحابہ شہید ہوئے تھے جبکہ مشرکین کے تین افراد مارے گئے تھے۔

جنگ احزاب کا معجزانہ انجام ہوا۔ اس کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ کم و بیش بیس دن کے محاصرے کے بعد کفار کا لشکر مدینہ سے بے نیل مرام واپس چلا گیا اور بنو قریظہ جو ان کی مدد کے لیے نکلے تھے وہ بھی اپنے قلعے میں واپس آ گئے۔ اس لڑائی میں قبیلہ اوس کے رئیس اعظم سعد بن معاذؓ کو ایسا کاری زخم آیا کہ وہ بالآخر اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ اس جنگ میں قریش کو کچھ ایسا دھکا لگا کہ اس کے بعد ان کو پھر کبھی مسلمانوں کے خلاف اس طرح جتھا بنا کر نکلنے یا مدینہ پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہیں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔

لشکر کفار کے چلے جانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے بھی صحابہؓ کو واپسی کا حکم دیا اور مسلمان میدان کارزار سے اُٹھ کر مدینہ میں داخل ہو گئے۔ جنگ خندق یا احزاب جو اس طرح غیر متوقع اور ناگہانی طور پر اختتام کو

پہنچی ایک نہایت ہی خطرناک جنگ تھی۔ اس سے بڑھ کر کوئی ہنگامی مصیبت اس وقت تک مسلمانوں پر نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی زندگی میں کوئی اتنی بڑی مصیبت ان پر آئی۔ یہ خطرناک زلزلہ تھا جس نے اسلام کی عمارت کو جڑ سے ہلا دیا اور کمزور لوگوں نے سمجھ لیا کہ بس اب خاتمہ ہے۔ اس مصیبت کی تلخی کو بنو قریظہ کی غداری نے دوگنا کر دیا۔ اس سارے فتنے کی تہ میں بنو نضیر کے وہ محسن کش یہودی تھے جن پر آنحضرت ﷺ نے احسان کر کے ان کو مدینہ سے امن و امان کے ساتھ نکل جانے کی اجازت دے دی تھی۔ یہ انہی یہودی رؤساء کی اشتعال انگیزی تھی جس سے صحرائے عرب کے تمام نامور قبیلے عداوت اسلام کے نشے میں مخمور ہو کر مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کے لیے مدینہ پر جمع ہو گئے تھے۔ یہ قطعی یقینی ہے کہ اگر اُس وقت ان وحشی درندوں کو شہر میں داخل ہو جانے کا موقع مل جاتا تو ایک واحد مسلمان بھی زندہ نہ بچتا اور کسی پاکباز مسلم خاتون کی عزت ان لوگوں کے ناپاک حملوں سے محفوظ نہ رہتی مگر یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی قدرت کا غیبی ہاتھ تھا کہ اس ٹڈی دل کو بے نیل مرام واپس ہونا پڑا اور مسلمان شکر و امتنان کے ساتھ امن و اطمینان کا سانس لیتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس آ گئے۔

مگر بنو قریظہ کا خطرہ قائم تھا اور ان کے فتنے کا سدباب ضروری تھا کیونکہ ان کا وجود مدینے میں مسلمانوں کے لیے ہرگز ایک مار آستین سے کم نہ تھا۔ اس کے سدباب کے لیے بنو قریظہ کے خلاف بھی کارروائی ہوئی جسے غزوہ بنو قریظہ کہتے ہیں جو ذوالقعدہ پانچ ہجری بمطابق مارچ اور اپریل ۶۲۷ء میں ہوا۔ غزوہ خندق سے واپس آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ہتھیار اُتار دیے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم گھر میں تھے کہ آپؐ کو ایک آدمی نے آواز دی اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہتھیار اُتار دیے۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہتھیار نہیں اُتارے اور ابھی تک ہم احزاب کے تعاقب سے واپس آ رہے ہیں یہاں تک کہ ہم حمراء الاسد تک پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو شکست دی اور اشارہ سے آپؐ کو بنو قریظہ کی طرف رُخ کرنے کا کہا۔ حضرت عائشہؓ کے استفسار پر کہ کیا یہ حضرت دحیہ قلبیؓ تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اُن کے مشابہ یہ حضرت جبرئیلؑ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت اعلان کروایا کہ بنو قریظہ کی طرف نکل پڑیں اور عصر کی نماز وہیں پڑھیں۔ چنانچہ اعلان سنتے ہی صحابہ تیزی سے نکل پڑے۔ بعض صحابہ نے عصر کی نماز کا وقت ختم ہونے کے خدشہ سے راستے میں ہی نماز پڑھ لی اور بعض صحابہ نے بنو قریظہ میں جا کر نماز عصر پڑھی جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں کو کچھ نہیں کہا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان

کو لشکر کا سیاہ رنگ کا عقاب نامی جھنڈا دیا۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک جماعت کے ساتھ بطور ہراول دستے کے آگے روانہ فرما دیا اور پھر خود بھی ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔

مسلمانوں کے بنو قریظہ پر محاصرے کی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ جب محاصرہ طول پکڑ گیا اور یہودیوں کو مفاہمت کی کوئی صورت نہ ملی تو اُن کے رئیس کعب بن اسد نے اُن کے سامنے تین تجاویز پیش کیں۔ اوّل: ہم محمدؐ پر ایمان لا کر مسلمان ہو جائیں کیونکہ آپؐ کی صداقت عیاں ہو چکی ہے اس طرح لازماً جنگ رُک جائے گی۔ دوم: ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو قتل کر دیں اور عواقب سے بے فکر ہو کر تلواریں لے کر میدان میں نکلیں اور پھر جو ہو سو ہو۔ سوم: آج سبت کی رات ہے اور محمدؐ اور اس کے اصحاب آج اپنے آپ کو ہماری طرف سے امن میں سمجھتے ہوں گے پس آج رات ہم قلعہ سے نکل کر آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں اور بعید نہیں کہ ہم غالب آ جائیں۔ مگر بنو قریظہ نے تینوں تجاویز ماننے سے انکار کر دیا اور معاملہ وہیں کا وہیں رہا۔ کعب کے بعد ایک اور یہودی عمرو بن سعدیٰ نے کہا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا اور اس کو توڑ دیا تو یہودیت پر تو ثابت قدم رہو اور ان کو جزیہ دے دو لیکن اس یہودی کی تجویز بھی ردّ کر دی گئی جس پر وہ اُسی رات قلعے سے باہر نکل گیا اور آپؐ کی اجازت سے اُسے جانے دیا گیا۔ آپؐ نے اُس سے فرمایا کہ تُو ایسا آدمی ہے جسے اللہ نے اس کی وفا کی وجہ سے نجات دے دی۔ آپؐ کی یہ باتیں سن کر تین اور افراد اُسی رات قلعے سے باہر آ کر اسلام لے آئے اور اپنی جان، اپنے خاندان اور اپنے اعمال بچا لیے۔

حضرت ابولبابہؓ کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ بنو قریظہ کی خواہش پر بات چیت کے لیے آپؐ نے حضرت ابولبابہ بن منذر انصاریؓ کو اُن کے قلعہ کے اندر بھجوا دیا۔ بنو قریظہ نے چال چلی اور جونہی حضرت ابولبابہؓ قلعہ کے اندر داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے اُن کے سامنے رونے لگے۔ حضرت ابولبابہؓ ان کے لیے نرم ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ اپنا فیصلہ قبول کرانے کے سوا کسی بات پر تیار نہیں ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم ان کے فیصلے کو قبول کر لیں؟ تو حضرت ابولبابہؓ نے جواب دیا۔ ہاں۔ اور اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کی طرف ذبح کا اشارہ کیا کہ آنحضرت ﷺ تمہارے قتل کا حکم دیں گے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط تھا اور آنحضرت ﷺ نے قطعاً ایسا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ حضرت ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے محسوس کیا کہ میں نے اللہ اور اُس کے رسول سے خیانت کی ہے۔ میں شرمندہ ہوا کہ یہ کیا اشارہ کر دیا۔ میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں گیا اور مسجد میں جا کر اپنے آپ کو سزا کے طور پر ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں یا

اللہ میرے اس فعل پر میری توبہ قبول کرلے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ وہ چھ راتوں تک بندھے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہؓ کی توبہ قبول کی اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ پر آیت نازل ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال یہ واضح ہو کہ حضرت ابولبابہؓ کا یہ واقعہ صحاح ستہ میں نہیں ملتا لیکن بہرحال تاریخوں میں یہ ذکر ہوا ہے۔

آئندہ اس کی تفصیل جاری رہنے کا ارشاد فرما کر حضور انور نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

پاکستان کے احمدیوں کو خود بھی اپنے لیے دعا کرنی چاہیے، آجکل ان پر زمین تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی پہلے سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے انہیں کیونکہ حالات بدتر ہوتے چلے جارہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فضل اور رحم فرمائے۔ اسی طرح دنیا میں جو بسنے والے احمدی ہیں پاکستانی وہ بھی خاص طور پر اپنے پاکستانی بھائیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات سے نجات دے۔ آمین

اسی طرح بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں اور وہ خود بھی اپنے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے انہیں بھی بچائے۔ وہاں بھی احمدی بہت مشکلات میں گرفتار ہیں۔ الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہر شر سے بچائے۔ ان کو بھی پکڑا جارہا ہے۔ ان کا ایمان اللہ تعالیٰ مضبوط رکھے۔

سوڈان کے احمدی بھی وہاں جنگی حالات کی وجہ سے بُرے حالات میں ہیں۔ ان کے لیے بھی دعا کریں۔

ہر جگہ کلمہ گو، کلمہ گو کے ہاتھوں مشکلات میں گرفتار ہے اور یہی وجہ ہے کہ غیر، اسلام مخالف لوگ بے دھڑک مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں۔ بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسرائیلی حکومت اور امریکہ کی حکومت اور بڑی طاقتوں کے ہاتھوں کو روک سکتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں سب طاقت ہے۔ لیکن اس کے لیے مسلمانوں کو بھی اپنے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے ہوں گے اور بھائی بھائی ہونے کا نمونہ بننا ہوگا۔ آپس کے اختلافات کو ختم کرنا ہوگا۔ جو ہمیں کہیں نظر نہیں آرہا۔ تب ہی اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ بھی پورا ہوگا۔ اس کے بغیر تو نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو ایک مومن بن کے رہنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور تمام مسلمانوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔